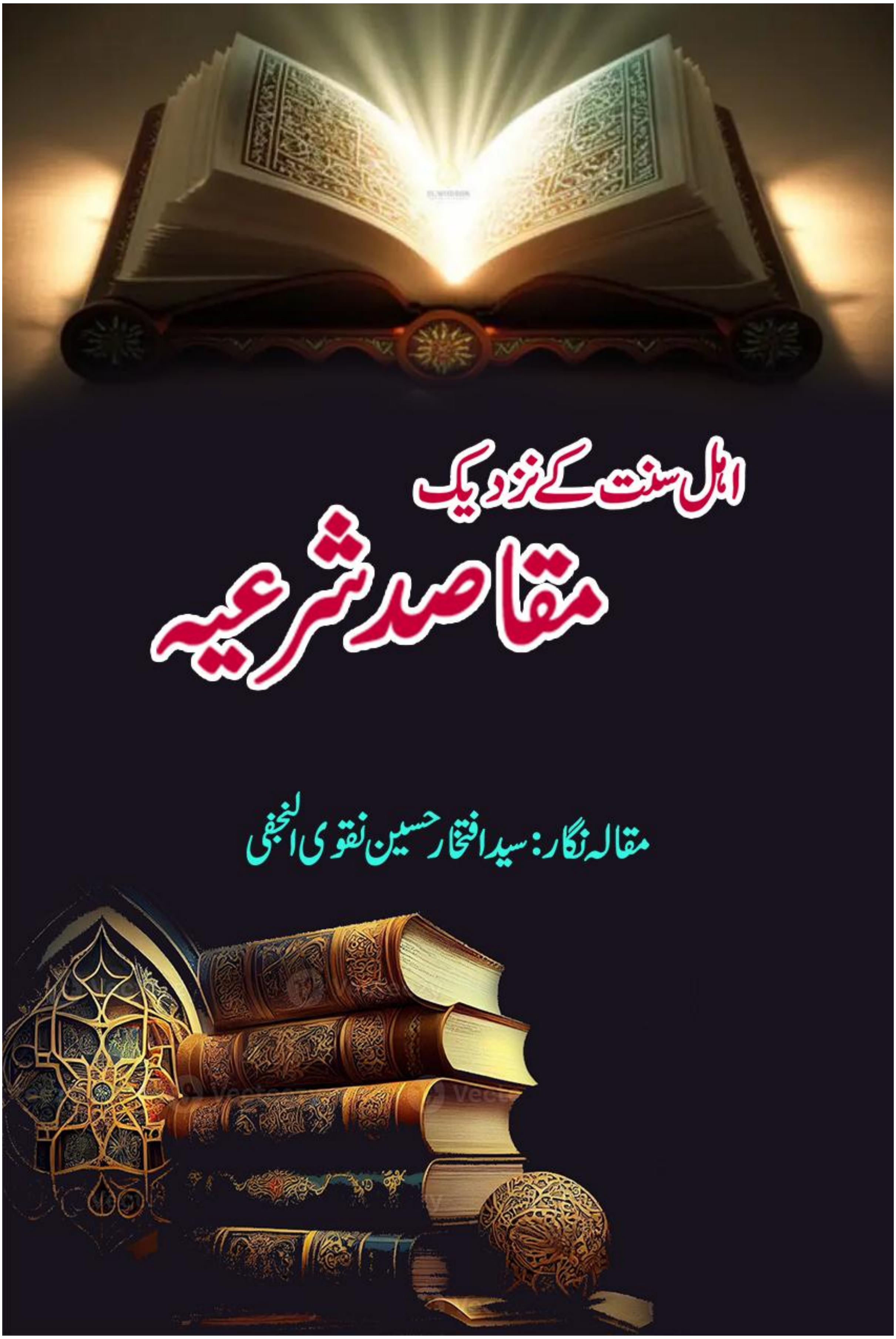
اہل سنت کے نزدیک
مقاصد شریعہ
مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل سنت کے نزدیک مقاصد شریعہ

مقالہ نگار: سید افتخار حسین نقوی النجفی

تعریفات:

مقاصد، جس کا مآخذ (ق ص د) ہے لغت میں ہدف، غایت، [1]حکم، اسرار، مطلوب، عدالت، میانہ روی [2]، کسی کام کے طلب کرنے [3] کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

لفظِ شریعت:

لغت میں پانی کے داخل ہونے کے راستے کو کہتے ہیں، لیکن اصطلاح دینی میں شرع، شریعت دین یا اس سے ملتے جلتے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ [4]

مقاصد شریعہ سے مراد وہ اہداف واغراض جو شارع کی طرف سے صادر شدہ امر و نہی کی نصوص میں ملحوظ ہیں، ان مقاصد کو حکمت کا نام بھی دیا گیا ہے، چونکہ بندوں کے لئے اللہ تعالی کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہے، جن میں سے بعض کو ہم جانتے ہیں اور بعض سے واقف نہیں ہیں، چونکہ خداوند متعال سے بعید ہے کہ کوئی حکم بغیر کسی حکمت کے صادر فرمائے۔ [5]

مقاصدِ شریعہ کا سابقہ:

جب بھی مقاصد شریعہ کا نام آئے، شاطبیّ کا نام ذہن میں گھوم جاتا ہے، کیونکہ وہ سب سے پہلے اہل سنت فقیہ ہیں جنہوں نے مقاصد شریعہ کی تقسیم بندی کی ہے، البتہ شاطبیّ سے قبل قرن دوم میں پہلی بار محمد بن علی حکیم ترمذی نے ایک کتاب بنام (الصلاۃ و مقصدھا) لکھی ہے، لیکن شاطبیّ نے پہلی بار تفصیل کے ساتھ مقاصد کے حوالے سے کتاب (الموافقات فی

---

[1]۔ فیومی، مصباح المنیر، ص ۵۰۴

[2]۔ ابن اثیر، النھایہ فی غریب الاثر، ج ۲ ص ۴۵۸؛ ابن منظور، لسان العرب، ج ۱۱ ص ۱۸۰

[3]۔ ابن منظور، لسان العرب، ج ۱۱ ص ۱۷۹

[4]۔ ابن منظور، لسان العرب، ج ۸ ص ۱۷۵

[5]۔ علال فاسی، مقاصد الشریعہ الاسلامیہ، ص ۳

اصول الشریعہ) تدوین کی اور پوری ایک جلد بعنوان کتاب المقاصد تحریر کی ہے، جس میں اس نے قدماء کی آراء کے علاوہ دو مسئلوں پر توجہ مرکوز رکھی۔ ا۔ دستہ بندی مقاصد، ۲۔ مقاصد شرعیہ کے حصول کے ذرائع۔

شاطبیؒ کے بعد شیخ محمد عبدہ نے شاطبی کی اس کتاب کو چاپ کروایا اور اسکی نشر و اشاعت میں خاصی دلچسپی لی۔

عبداللہ دراز کا کہنا ہے کہ استاد شیخ محمد عبدہ نے شاطبیؒ کی کتاب کی بہت سفارش فرمائی، اس کے بعد ابن عاشور نے ۱۲۹۶ق میں کتاب بنام (مقاصدالشریعۃالاسلامیہ) لکھی۔

اہل سنت کے نزدیک مقاصد شرعیہ کی اہمیت:

اہل سنت کی نگاہ میں مقاصد شرعیہ، شارع مقدس کی طرف سے جاری کردہ احکام کے کشف کرنے والے منابع میں سے ایک مہم ترین منبع ہے، جو کہ مختلف قسم کے سوالات کے جوابات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ انسانی زندگی میں پیش رفت اور تحولات باعث بنے ہیں کہ فقہ میں جدید سوالات سامنے آئے ہیں، اور شیعہ مجتھدین کتاب، سنت، عقل اور اجماع جیسے منابع سے استفادہ کرکے ان سوالات کا جواب دیتے ہیں، جبکہ اہل سنت فقہاء قرآن، سنت نبوی ﷺ، سنت صحابی، قیاس، استحسان، مصالح مرسلہ، سد ذرایع، اجماع اور مقاصد شرعیہ جیسے منابع سے استدلال کرکے جدید سوالات کے جواب دیتے ہیں، معاصر علماء اہل سنت نے مقاصد شرعیہ کو ایک مستقل علم کے حوالے سے شناخت کروایا ہے۔

مقاصد شرعیہ کی اقسام:

مقاصد شرعیہ کی دو قسمیں ہیں،

(ب) : مقاصد خاص: وہ مقاصد جو شارع مقدس کی نگاہ میں مختلف ابواب جو ایک دوسرے کے مشابہہ ہیں، میں ملحوظ ہیں، ابن عاشور نے ان مقاصد کو درج ذیل عناوین میں تقسیم کیا ہے۔

ا۔ وہ مقاصد جو فیملی اور خانوادہ سے مربوط احکام کے اندر ملحوظ ہیں۔

۲۔ مالی تصرفات سے مربوط احکام میں

۳۔ قضاو شھادات سے مربوط احکام میں

۴۔ جزاو سزا سے مربوط احکام میں

۵۔ بدنی امور سے مربوط احکام میں

(ب) : جزئی مقاصد : وہ مقاصد جو شارع نے اپنے ایک ایک حکم (واجب، حرام، مستحب۔۔۔) میں لحاظ فرمائے ہوں، جیسے عقد رہن میں، حصول اطمینان کا ہدف، عقد نکاح کا مقصد، تشکیل خانوادہ کی غرض وغیرہ [6]

اہل سنت کے نزدیک مصالح مرسلہ سے کیا مراد ہے؟

تعریفات :

لفظ مصالح، مصلحت کی جمع ہے جو کہ لغت میں، جلب منفعت اور دفع ضرر کے معنی میں استعمال ہوا ہے، اور کلمہ مرسلہ، لغت میں چھوڑنے یا آزاد ہونے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اصطلاح میں مصلحت اندیشی کی بناء پر فتوی یا حکم دینے کو مصالح مرسلہ کہا گیا ہے، البتہ ایسی مصلحت کی رعایت کرنا جس میں شارع مقدس نے رائے نہ دی ہو [7]

شارع مقدس کی نگاہ میں مصالح کے معتبر یا غیر معتبر ہونے کے حوالے سے اسے تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

ا۔ وہ مصالح جن کو شارع نے معتبر سمجھا ہے اور ان کے مطابق احکام تشریع فرمائے ہیں، مثلا حفظ جان کی مصلحت کہ جس کے لیے قانون قصاص کو وضع کیا گیا ہے، یا حفظ مال کی مصلحت جس کے لیے چور کے ہاتھ کاٹنے کا قانون وضع کیا گیا ہے، یا حفظ عقل کی مصلحت جس کے لیے شراب نوشی کو حرام کیا ہے اور حد جاری کی ہے وغیرہ

۲۔ وہ مصالح جن کو شارع نے ملغی اور غیر معتبر سمجھا ہے، کیونکہ اس سے بڑھ کر ایک اور مصلحت درپیش ہوتی ہے جس کے فوت ہونے کا سبب بنتی ہے، جیسے میدان جنگ میں دشمنوں کے ہاتھوں سپاہ اسلام کے کسی سپاہی کا اسیر ہونا، یہاں حفظ جان کی مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ جہاد واجب نہ ہو لیکن اس سے بڑھ کر ایک اور مصلحت ملک کی بقا اور عزت اور مسلمانوں کے عزت اور وقار کی مصلحت مہم تر جس کی وجہ سے شارع مقدس نے جہاد کو واجب قرار دیا ہے

۳۔ وہ مصالح جن کے معتبر یا غیر معتبر ہونے پر شارع مقدس کی طرف سے کوئی دلیل موجود نہ ہو، اسے مصالح مرسلہ کہا گیا ہے چونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں ہوتی اس لیے مرسل ہے۔

مصلحت کی اقسام :

مصلحت کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں،

ا۔اخروی مصلحت :

اخروی مصلحت سے مراد موت کے بعد آخرت میں اللہ کی رضا کا حصول، جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے نجات پانا ہے۔

---

[6] ۔ابن عاشور، محمد طاہر، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص

[7] ۔ غزالی، المستصفی فی علم الاصول، ج ا ص ۲۸۷

۲۔ دنیوی مصلحت:

دنیاوی مصلحت کا تعلق زندگی میں منفعت کے حصول اور دفع ضرر سے ہے، جمہور فقہاء نے دنیاوی مصالح کی تین قسمیں بیان کی ہیں، ا۔ مصلحت ضروریہ ۲۔ مصلحت حاجیہ ۳۔ مصلحت تحسینیہ [8]

مصلحت ضروریہ:

وہ مصلحت جس کی رعایت کے بغیر انسان ایک صحیح وسالم زندگی کا تصور نہیں کرسکتا، اس دور کی اصطلاح میں اسے انسان کے بنیادی حقوق بھی کہہ سکتے ہیں، مصلحت ضروریہ کا دائرہ پانچ چیزوں پر محیط ہے، ا۔ دین ۲۔ جان ۳۔ نسل ۴۔ مال ۵۔ عقل شریعت کے یہی وہ پانچ مصالح ہیں جنھیں مصالح ضروریہ سے تعبیر کیا گیا ہے، ان کی حفاظت کو شریعت نے لازم قرار دیا ہے اوران کو پامال کرنے والے کے لیے سزائیں مقرر کی ہیں، امام غزالی کہتے ہیں، ان پانچ اصولوں کی حفاظت ضرورت انسانی میں شمار ہوتی ہے اور مصالح خلق کا یہ اعلی ترین درجہ ہے۔ [9]

مصلحت حاجیہ:

اس سے مراد وہ مصلحت جس کی رعایت سے انسانی زندگی میں سہولت پیدا ہوتی ہے اور عدم رعایت سے مشقت لاحق ہوتی ہے، مگر اس درجے میں نہیں ہے جس میں مصالح ضروریہ تھے، مثلا مجبوری میں کلمہ کفر کہنا، اضطرار کی صورت میں مردار کھانا، پانی کی عدم موجودگی یا مرض میں تیمّم کرنا، دودھ پلانے والی عورت کا ماہ رمضان کے علاوہ کسی اور ایام میں روزہ رکھنا وغیرہ۔

مصلحت تحسینیہ:

وہ مصلحت جس کی رعایت سے احکام اور اعمال میں حسن اور خوبی پیدا ہوتی ہے، اور عقل سلیم اس کا تقاضا کرتی ہے، لیکن عدم رعایت سے عسر و حرج اور مشقت کا باعث نہیں بنتی، جیسے نجاست کا زائل کرنا، پردہ کرنا، صدقہ و خیرات کرنا وغیرہ۔ [10]

---

[8]۔ شاطبی، الموافقات فی اصول الشریعہ، ج ا ص ۸

[9]۔ غزالی، المستصفی فی علم الاصول، ج ا ص ۲۸۸، ۲۸۷

[10]۔ شاطبی، الموافقات فی اصول الشریعہ، ج ا ص ۱۱، ۱۲

مصالح مرسلہ کی حیثیت، اہل سنت اور شیعہ فقہاء کے نزدیک:

مصالح مرسلہ کے حوالے سے اہل سنت اور شیعہ کے نظریات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو فرق سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ اہل سنت میں سے جو مصالح مرسلہ کو معتبر سمجھتے ہیں ، اسے دیگر منابع استنباط کی طرح ایک مستقل منبع سمجھتے ہیں جیسے امام مالک، نجم الدین طوفی، ڈاکٹر عبدالکریم زیدان وغیرہ، لیکن شیعہ فقہ میں مصالح مرسلہ کو دیگر منابع استنباط (قرآن، سنت، عقل، اجماع) کی طرح بعنوان ایک منبع مستقل قبول نہیں کرتے ۔ البتہ اس کا مقصد یہ نہیں کہ شیعہ فقہاء نے اصلا مصالح مرسلہ کو استنباط میں استعمال نہیں کیا بلکہ بہت سارے فقہاء نے اپنے فتاوی میں اس سے استفادہ کیا ہے، جیسے شیخ طوسی جزیہ کی بحث میں میں لکھتے ہیں کہ کافر سے جزیہ اس لیے وصول کیا جاتا ہے تاکہ اس کی تحقیر ہو، پس کفار کو جزیہ دینا صحیح نہ ہوگا، مگر جب مجبور ہو جیسے کفار کے ہاتھوں مسلمان اسیر ہو جائے اور وہ اسے زیادہ تکلیف اور اذیت دیں تو اس صورت میں امام یا حاکم شرع اسے آزاد کروانے کے لیے کفار کو جزیہ دے گا، کیونکہ اس میں ایک مسلمان کی جان کی حفاظت کی مصلحت پوشیدہ ہے، اسی طرح محقق حلی جہاد کے باب میں فرماتے ہیں کہ جہاد واجب کفائی ہے نہ عینی، مگر امام یا حاکم شرع مصلحت کو دیکھتے ہوئے کسی شخص پر اسے واجب عینی قرار دے سکتا ہے۔